کرسکے ان کے بارے میں مسلمانوں کو کوئی راستہ دکھاسکے۔ چنانچہ مجلس قائم ہوچکی ہے۔ اور اس میں کام کرنے کے لئے ہمارے فاضل دوست مولانا محمد تقی امینی کا تقرر بھی فوراً عمل میں آگیا ہے۔ مولانا موصوف اس اہم کام کی صلاحیت کس حد تک رکھتے ہیں اس کا اندازہ موصوف کی متعدد تصنیفات سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس مجلس نے باقاعدہ کام شروع کردیا ہے۔ اور اس کی موجودہ رفتار بڑی حد تک حوصلہ افزا ہے۔ اگرچہ اس میں شبہ نہیں کہ اصل منزل بہت دور دراز اور راستہ پُرخطر ہے اور اس لئے ابھی مذکورہ بالا دونوں کمیٹیوں کے مستقبل کے متعلق قطعی طور پر کوئی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی تاہم اگر جدید مسائل پر غور و خوض کے بعد علماء کی یہ جماعت ان مسائل کے مختلف پہلوؤں کی شرعی حیثیت کو واضح کرنے میں کامیاب ہوگئی تو خواہ ان کے بارے میں کوئی متفقہ فیصلہ ہو یا نہ ہو محض یہ وضاحت بھی کچھ کم مفید نہیں ہوگی جس طرح مختلف مسالک فقہ نے مسائل میں توسّع کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اِن کوششوں کا نتیجہ کم سے کم یہ ضرور ہوگا کہ عام مسلمانوں کو جدید مسائل کے بارے میں کسی نہ کسی جماعت کے شرعی فیصلہ پر عمل کرنے کا موقع ملے گا اور موجودہ بے خبری اور لاعلمی کا پردہ چاک ہوجائے گا۔

البعث الاسلامی لکھنؤ کی تازہ اشاعت سے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ لندن یونیورسٹی اور اڈنبرا یونیورسٹی نے اپنے یہاں پی۔ ایچ۔ ڈی میں داخلہ کیلئے ندوۃ العلماء کی سند کو تسلیم کرلیا ہے۔ اور ایک ندوی طالب علم کا لندن یونیورسٹی کی پی۔ ایچ۔ ڈی کلاس میں داخلہ ہو بھی گیا ہے۔ اسطرح امید ہے مشرق و مغرب میں علمی اور اسلامی افکار کے تبادلہ کا موقع ملے گا اور اس بنا پر دونوں ایک دوسرے سے قریب ہوسکیں گے۔ سخت ضرورت ہے کہ ہمارے مدارس عربیہ کے ذمہ دار حضرات بھی وقت کے جدید تقاضوں کو محسوس کریں اور اپنے مدارس کے نصاب تعلیم و طرزِ تعلیم میں ایسا تغیر و تبدل کریں کہ یہاں کے فارغ التحصیل علماء دُنیا کے مختلف گوشوں میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کی ضرورتوں کو باہمہ وجوہ خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکیں۔